

## 82704- اخبار و جرائد میں کام کرنے کا حکم

### سوال

میں اپنے ملک کے ایک قومی اخبار میں ملازمت کرتا ہوں جسے اسلامی ملک ہونا چاہیے تھا لیکن وہ ایسا ہے نہیں، اور آپ اخبار میں حکومتی نفاق اور دھوکہ کا، بخوبی علم رکھتے ہیں، میں ان جرائد کی صفحات کی تفہیز کی خاص قسم میں ملازمت کرتا ہوں، کیا میری تنخواہ حلال ہے خاص کر میرے ملک میں ملازمت کے موقع بہت ہی مشکل ہیں، اور میں نے مجبوراً یہ ملازمت کی کی ہے، ابتداء میں یہاں ملازمت کے لیے تیار نہ تھا؟

### پسندیدہ جواب

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت کی اصلاح فرمائے اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور مالکان کو وہ کام کرنے کی توفیق دے جس میں لوگوں کے لیے نیز و بجلائی ہو، اور وہ انہیں صدق و عفت نشر کرنے کی توفیق سے نوازے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ! کوئی ہی اخبار یا میگزین ایسا ہو گا جو غیر شرعی اشیاء سے خالی ہو جس کی خرید و فروخت ترک کرنا واجب ہوتی ہے، جس کی بناء پر اس میں ملازمت تو بالاولی نہیں کرنی چاہیے، ان ممنوعہ کام میں درج ذیل امور شامل ہیں:

1- ستاروں اور برج کی بناء پر حالت معلوم کرنا اور کہانت کا پایا جانا، یہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، اور بعض اوقات تو ایسا کرنے والا شخص کفر کا مرتبہ بھی ٹھرتا ہے۔

2- فضائی چیزوں کے پروگراموں کی شیڈوں اخبار میں پایا جانا، اور غالب طور پر یہ پروگرام برائی اور فاشی ہی نشر کرتے ہیں۔

3- فاسدہ اور فاجر قسم کی عورتوں کی تصاویر

4- بنکوں اور حرام اشیاء کی فروخت کرنے والی کمپنیوں کے اعلانات کا پایا جانا۔

5- اخبار میں کارٹوں کی شکل میں مختلف خاکے کے پائے جانا، جو کہ حرام میں، اس لیے کہ یہ غاباً ذی روح اشیاء کی ہاتھ کے ساتھ تصاویر اور رسم بنائے جاتے ہیں۔

6- حکمران اور حکومتوں کی مرح سرائی کر کے منافقت کرنا، حالانکہ وہ اس مرح سرائی کے مستحق نہیں۔

7- باطل قسم کے فتاویٰ جات کے ذریعہ شریعت اسلامیہ پر زبان درازی کرنا، اور مخرف قسم کے مقالات اور کالم شائع کر کے اسلام میں طعن و تشنیع کرنا۔

اس کے علاوہ کئی ایک غیر شرعی کام پائے جاتے ہیں، جو کہ ملک کے نظام اور قانون کے مطابق، اور اخبار کی ادارت اور قانون کے مطابق کم اور زیادہ اور قوی اور کمزور ہوتے ہیں۔

اس لیے اہل علم نے اس قسم کی ممنوعہ اشیاء پر مشتمل اخبار اور میگزین کی خرید و فروخت کے منع کے فتویٰ صادر کیے ہیں، تو اگر اس میں کئی ایک ممنوعات اور غیر شرعی کام جمع ہو جائیں تو پھر کیا حکم ہو گا؟!

اور پھر اگر ان اخبارات اور میگزین کو جاری کرنے اور اس کا خیال رکھنے اور نگرانی کرنے کا کام ہو تو پھر کیا حکم ہو گا؟!

شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ کمکتی میں :

آپ کے لیے اور نہ ہی آپ کے علاوہ کسی اور کے لیے عورتوں کی تصاویر، یا شریعت مطہرہ کے مخالف کام اور مقالات پر مشتمل اخبارات اور میگزین فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ اور تم نکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہو اور برائی اور مصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالیٰ کا تقوی احتیار کرو، یعنی اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے ۴۷ ۷۰ ﴾

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (371/2).

2- شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

میں ایک برس کا جوان شخص ہوں میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، اور میرے پانچ بھائی اور والدہ زندہ ہیں، والد صاحب نے ترک میں کئی ایک تجارتی مرکز اور دو کافینیں چھوڑ دیں، جن میں ایک دو کافن اخبار اور میگزین، اور دینی کتابیں اور قرآن مجید کی فروخت کے لیے ہے اور اس میں غیر مسلم شخص ملازمت کرتا ہے، میں نے اپنے بڑے بھائی سے گزارش کی کہ اس ملازم کے لیے قرآن مجید اور دینی کتب کو چھوپنا جائز نہیں، اور اسی طرح جن اخبار اور میگزین میں تصاویر ہیں ان کی فروخت بھی جائز نہیں، میں نے جو اس نے اس کا انکار کر دیا تو مجھے کیا کرنا چاہیے، کیا میرے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ پیٹھنا اور کھانا پینا جائز ہے؟

شیخ نے جواب دیا :

ہم آپ کے ورع اور حرام یا مشتبہ چیز سے نکلنے پر آپ کے شکر گزار ہیں، اور آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کافر ملازم کو فارغ کرنے کی کوشش کریں، آپ کو اس کے بدے ان شاء اللہ کوئی مسلمان امان نہ اس ملازم مل جائیگا جو اس سے بھی بستہ ہو گا۔

رہا اخبارات اور جرائد کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو وہ اخبارات اور میگزین فحش تصاویر اور فتن و فجور کی دعوت پر مشتمل ہیں تو ان کی فروخت اور نفع حاصل کرنا اور ان کی تجارت کرنا حرام ہے۔

اور اگر ان میں پائی جانے والی تصاویر عام ہیں اور فحش اور گندی تصاویر سے خالی ہوں تو انہیں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، تو اس میں پائی جانے والے مفید علوم اور مباحث کلام کی فروخت اور قیمت ہو گی اور اس میں پائی جانے والی تصاویر غیر مقصود ہو گی، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ پیٹھیں اور کھانیں ان شاء اللہ آپ پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (371/2).

3- شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

اخبارات میں بنائے جانے والے کارٹون، اور بعض اخبارات اور میگزینوں میں دیکھے جانے والے بعض اشخاص کے رسم اور تصاویر کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا :

مذکورہ خاکے اور کارٹون جائز نہیں، یہ ان منکرات میں شامل ہوتے ہیں جو اس وقت عام ہو چکے ہیں جن کا ترک کرنا تصاویر کی حرمت پر دلالت کرنے والی عمومی احادیث کی بناء پر واجب ہے، کہ ہر ذی روح کی تصویر حرام ہے چاہے وہ کسی آدم کے ساتھ بنائی جائے یا بھر بغیر آدم کے ساتھ۔

ان احادیث میں صحیح بخاری کی درج ذیل روایت شامل ہے:

ابو محیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دکھانے اور سو دکھلانے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی"

اور اس میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل روایت بھی شامل ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روز قیامت سب سے شدید ترین عذاب مصوروں کو ہو گا"

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بلاشبہ ان تصاویر بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور انہیں کہا جائیگا: جو تم نے پیدا کیا اسے زندہ کرو"

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق بہت ساری احادیث ہیں، اور اس سے کسی کو مستثنی نہیں کیا جاسکتا، صرف وہی مستثنی ہے جس کی تصویر بنانے کی ضرورت ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

-(حالنکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل بیان کر دی ہے، مگر جس پر تم مجبور کر دیے جاؤ)۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنے رب کی شریعت کی پابندی کرنے اور اپنے نبی کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے، اور اس کی خالفت سے بچائے، بلہ وہ سب سے بہتر اور اچھا ہے جس سے مانگا جاتا ہے۔

ویکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (362/4)۔

4- اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کرتے ہیں:

میں ان اخبارات کے ذمہ دار ان کو کہتا ہوں: یہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے اس دن کھڑے ہوں گے، اور ان سے سوال و جواب ہو گا جس دن نہ تکوئی مال کام آئیگا اور نہ ہی اولاد صرف وہی شخص کا میاب ہو گا جو اللہ کے پاس سیلم القلب ہو کر گیا۔

جو لوگ یہ منکرات اور برا بیاس پھلاتے اور نشر کرتے ہیں انہیں روز قیامت جواب دینا ہو گا کہ انہوں نے جو کچھ نشر کیا تھا اس کی جرأت اور بنا پر جو نتائج سامنے آئے اس کے وہی ذمہ ہیں، یقیناً جب کوئی معاشرہ ایک جانوروں کا معاشرہ بن جائے تو پھر حق کو حق کہنا اور بطل کا انکار کرنا ممکن نہیں رہتا، اس کا اللہ تعالیٰ کے اوامر اور احکام کے ماتحت ہونا ممکن نہیں رہتا چہ جائیکہ وہ اللہ کے بندوں کے ماتحت ہو، تو اس طرح وہ بدنظری پیدا ہوتی ہے جس کی کوئی حدود ہی نہیں ہوتی.....

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے :

ان اخبارات اور جرائد کی خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ : دل میں وہ محبت پیدا ہوتی ہے اور دل ان خیالات میں غرق ہو جاتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، تو یہ اس سراب کی طرح ہے جسے پیاسا شخص پانی سمجھ بیٹھے اور جب وہ اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ ملے، اور اللہ کو اس کے پاس پائے تو اللہ اس کا حساب پورا پورا اسے دے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لئے والا ہے۔

اور ان اخبارات اور میگزین کی خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ :

ان میں جو تصاویر اور فیشن دیکھا جاتا ہے وہ اخلاق و عادات پر اثر انداز ہوتی ہے، تو اس طرح معاشرہ ان خراب اور فتنہ و فساد میں رپے ہوئے معاشرے میں بدل جاتا ہے۔

تو اسے مومن مسلمانوں تم ان اخبارات اور میگزین کا بائیکاٹ کرو اور ان کے نشر کرنے والوں کا گناہ میں معاون مت بنو: کیونکہ تمہارا ان اخبارات اور میگزین کو خریدنا ان کی تقویت کا باعث ہے، اور انہیں مالی طور پر مضبوط کرتا ہے، اور انہیں اس سے بھی بری اور فحش اشیاء نشر کرنے میں مدد و معاون بنتا اور سیار کرتا ہے۔

تو اس طرح اس میں شرکت کرنے والا اور خریدار شخص اور اسے قبول کرنے والا گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں معاون بنتا ہے، مومنوں آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

﴿اے ایمان والو تم اہنی اور اپنے اہل و عیال کی جانوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور بتھر ہیں، اس پر ایسے سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی و مصیت نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے﴾۔

اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر میرا گواہ بن جا، اور ان پر گواہ بن جا جو یہ سن رہے ہیں، اور تم پر ضروری اور واجب ہے، میں پھر کہتا ہوں اور اسے تکرار سے کہتا ہوں : تم پر واجب اور ضروری ہے کہ تم ان اخبارات اور میگزین کا بائیکاٹ کرو اور اس میں سے جو بھی تمہارے پاس ہے اسے جلا کر راکھ کر دو، تاکہ تم اس کے گناہ سے نج سکو"۔

ویکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (4/381-383) مختصر।

5- اور شیخ عبدالعزیز بن بازر جمہ اللہ کا کہنا ہے :

”عورتوں کی تصاویر پر مشتمل یا زنا اور فحشی یا لواطت، یا نشہ آور اشیاء استعمال کرنے کی دعوت دینے والے، یا باطل کی دعوت دینے اور باطل کا تعاون کرنے والے اخبارات اور میگزین نکالنے جائز نہیں، اور ان اخبارات میں ملازمت کرنی بھی جائز نہیں نہ تو لکھ کر اور نہ ہی اس کی ترویج کر کے: کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی، اور زمین میں فساد چانے اور نشر کرنے، اور معاشرہ کو خراب کرنے اور رذیل اور فحش اشیاء کو نشر کرنے میں معاونت ہوتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا اپنی کتاب میں فرمان ہے :

﴿ اور تم نکی و بھلانی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزاد ہے والا ہے﴾۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (384/4).

6- شیخ عبد اللہ بن حبیر حفظہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

جانب فضیلۃ الشیعہ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ بعض میگزین اور اخبارات میں ستارے اور برج کی کہتے ہیں یا آپ کا ہفتہ کیسا رہے گا کے عنوان سے نشر ہونے والے کلام کے بارہ میں شرعی حکم کیا ہے، مثلاً برج ثور یا برج عقرب وغیرہ اور ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ مثلاً جو برج ثور میں پیدا ہوا ہے اسے یہ کچھ ہو گا... وہ فلاں ملک کا سفر کریگا... اور اس قسم کا غیبی دعویٰ کرتے ہیں، اور ہر برج کے خاص حالات ہیں جس میں پیدا ہونے والے افراد اس کا شکار ہوتے ہیں؟

شیخ کا جواب تھا:

"برج سورج کی منزلوں کو کہتے ہیں جو کہ بارہ برج ہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿اُرْ قُسْمٍ سَمِّيَ بِرْ جُونَ وَالْأَسْمَانَ كِي﴾.

اور یہ برج درج ذیل ہیں:

حمل، ثور، جوزاء، سرطان، اسد، سنبھل، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت.

اور یہ عام مہینے ہی ہیں، ان میں پیش آنے والے حالت اور واقعات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہو گا، اس لیے جو کوئی بھی دعویٰ کرے کہ برج ثور میں یہ کچھ ہو گا، یا برج عقرب میں ایسا ہو گا، تو اس نے علم غیب کا دعویٰ کیا، اور علم غیب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

اور ستاروں پا برج کو دیکھ کر اٹکل پچھیا تجھیں لگانا جائز نہیں صرف وہی جو اس کے دین اور اسلام کو فائدہ دے۔

واللہ تعالیٰ اعلم.

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (386/4).

7- مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اپنے گھر میں تصاویر اور حرام کالم والے انجار اور میگزین لانے کی اجازت دینے والے کے مستقل کیا حکم ہے؟

علماء کا جواب تھا:

"مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے گھر میں الحادی قسم کے انجار یا میگزین لانے، یا اسے مقالہ جات لانے جو بدعت و گمراہی کی دعوت دیتے ہوں، یا فاشی و عریانی کی دعوت دیں، کیونکہ یہ عقیدہ و اخلاق کی خرابی کا باعث بنتے ہیں، اور خاندان کا بزرگ شخص اپنے خاندان اور گھرانے کا مسؤول اور ذمہ دار ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مردا پنے گھر کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی"

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (4/187).

8- ایش عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

خبراء## مسلمانوں کی نجیس جاری کرنے میں بہت غلط رویہ اختیار کر رہا ہے، اور مسلمانوں کے معاملات اور امور کو صحیح طور پر پیش نہیں کرتا بلکہ انہیں چھپاتا ہے، اور اسلام کی صورت بگاڑ کر پیش کرتا ہے، اور اسلامی معاملات کے خلاف لکھتا رہتا ہے، اور اسلامی قضیہ جات کو حل کرنے کا ایسا طریقہ سے علاج پیش کرتا ہے جو مصلحت اسلامی کی کسی بھی حالت میں خدمت نہیں بلکہ اسے نقصان ہی دیتا ہے، اسی طرح اس میں کفار اداکاروں اور فکاروں وغیرہ کی فش تصاویر بھی ہوتی ہیں، اس اخبار کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟ اور اس کی خرید و فروخت اور اسے تقسیم کرنے اور اسے رکھنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا :

"اگر تھاں وہی ہے جو سوال میں اپنے بیان کیا گیا ہے تو پھر اس کا لین دین کرنا اس اخبار کی ترویج اور اس کی تشهیر کا باعث ہے، اور اس میں جو نقصانات اور اعتقادی خرابیاں ہیں انہیں پیدا ہونے کا باعث ہے، اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس اخبار کو نہیں رکھنا چاہیے، اور نہ ہی اس کی خرید و فروخت کی جانے اور نہ ہی تقسیم کیا جائے۔

میں ہر ناصح شخص کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس میں حصہ ڈالنے یا اسے نشر کرنے سے اجتناب کرے؛ کیونکہ یہ اسے مارنے اور اس کی یادتک مختم کرنے کا ذریعہ ہے، حتیٰ کہ وہ اپنے اسلوب کو تبدیل کر کے اس سے بہتر طریقہ اختیار نہ کرے۔

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (4/388).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

آپ نے اہل علم کے فتاویٰ جات اور جو مختلف شریعت انجارات اور میگزین میں ملازمت کی حرمت کے اسباب انہوں نے بیان کیے ہیں انہیں دیکھ لیا، اور اسی طرح اس کی خرید و فروخت کا حکم بھی آپ نے پڑھ لیا اور آپ نے دیکھا کہ ہم نے جواب کی ابتداء میں جو کچھ پیش کیا ہے اس سب کی بنابر آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ ان فتاویٰ جات میں سوچ و بچار کریں اور جب اخبار میں آپ ملازمت کر رہے ہیں اسے اس پر فٹ کریں اگر تو اس میں شرعی مانع موجود ہو تو پھر آپ اس میں کام نہ کریں اور اپنے آپ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

اور یہ جان لیں کہ اگر آپ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے خیر و جہلائی کا وعدہ کیا ہے، اور سنت نبویہ میں بھی ہے کہ اگر آپ یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کر دیں تو آپ کے لیے باعث مسرت ہو گا اور آپ کو خیر و جہلائی حاصل ہو گی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

... اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا لہذا مقرر کر لکا ہے۔ (الطلاق (2-3)).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کی تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر چیز عطا فرماتا ہے"

اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "جواب المرأة المسلمة" کے صفحہ (49) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور اگر آپ دیکھیں کہ آپ کا انجار کی ملازمت میں رہنا بعض برائیوں اور منکرات کو تبدیل کرنے یا اس میں کمی کرنے کا باعث ہے، اور امر بالمعروف اور نهى عن المنکر ہو سکتا ہے، اور دین پر چلنے والوں کے لیے اس انجار میں دین اسلام کے دفاع کے لیے کالم لکھنے کا دروازہ کھل سکتا ہے... یا اس طرح کا کوئی اور فائدہ ہو تو ہمیں امید ہے کہ آپ کا اس انجار کی ملازمت میں رہنا آپ کے لیے باعث اجر و ثواب اور بہتر ہے، ان شاء اللہ آپ جو بھی برائی ختم کر سکے اور اس میں تبدیلی لانے کی کوشش کر سکے اس کا اجر ملے گا۔

لیکن اگر آپ اس سے عاجز ہوں اور ایسا نہ کر سکتے ہوں اور انجار فاشی اور برائی سے بھرا ہوا ہو تو پھر آپ کے لیے ملازمت ترک کرنے کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بد لے بہتر اور اچھا کام میا کریں گا۔

واللہ اعلم۔